نغمۂ شیرین

مؤلفہ

بلبل شاخسار خوش بیانی طوطی چمنستان شیرین زبانی شاعرۂ
فصیح اللسان ناظمۂ شکرزبان بی شیرین جان صاحبہ شیرین لکھنوی

جسمین

نہایت چیدہ چیدہ غزلین ٹھمریان - دادرے مخمس اور نہایت
عمدہ عمدہ قوالی غزلین جو عام طور پر ہر طبقے مین پسند کیجاتی ہین اور
خاص طور پر گانے مین مصنفہ کا حق ہین اور شائقین عموماً ان
چیزون کے دلدادہ و مشتاق ہو رہے تھے

حسب فرمایش

جناب نواب معلی القاب سکندر جاہ بہادر عرف لڈن صاحب لکھنوی

مطبع اصح المطابع لکھنؤ مین طبع ہوا

ستمبر سنہ ۱۹۰۰ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزل شیرین لکھنوی مؤلفہ [illegible]

روح جنین ہو قالب مین تو پیدا کیسا
راز دل اپنے مسیحا سے چھپانا کیسا

خود وہ دیوانہ ہی جو مجھکو کہے دیوانہ
[illegible] وحشت کا یہ چرچا کیسا

کہا لیلی نے کہ اے قیس ذرا ہوش مین آ
تنکے چنتا پھرے انسان یہ سودا کیسا

کسی پہلو نہین آتا ہے میرے دلکو قرار
روز کمبخت کو بہلاتا ہون کیسا کیسا

کارِ امروز بفردا مگذار اے غافل
منہ دکھاتا ہے تو پھر وعدۂ فردا کیسا

کیون جلاتے ہو مجھے وصل کی شب مثلِ شمع
ابکی آئے ہو مرے گھر ابھی جانا کیسا

داغ جو ہم میرے دلکو وہی مجھسے پوچھے
[illegible] کعبہ مین چراغون کا جلانا کیسا

کس طرح اسکو سناؤن کہ وہ سنتا ہی نہین
کیسی دلچسپ حکایت ہو فسانا کیسا

دل جو مانگا تو بصد ناز یہ ہنس ہنس کے کہا
شکل کیسی ہے بھلا رنگ ہو اسکا کیسا

بیٹھ کر مین لکھا انکو جاتا ہی جب اُٹھ گئی تو چین
روکتا ہون دل بیتاب کو کیا کیا

دل گیا یا نہ گیا خیر گذشت انچہ گذشت
آپ کو بستۂ سر زلف سے پوچھا کیا

گھر مین مہمان ہی وہ رشک قمر شیرین سخن
آج پہ ہو میرے طالع کا ستارا کیا

غزل

لطف سے باغ جہان مین بھی رہے شبنم رہے
ایک ہی شب کو رہے لیکن گلون مین ہم رہے

بلبلونکو ذبح کر کے پھیلا صبا دھب سا
سبزۂ گلشن پہ کچھ قطرے لہو کے جم رہے

وہ میرے دم توڑنیکی سیر گر دیکھا کرین
حشر تک زندہ رہون اور نزع کا عالم رہے

تمکو ایسے چاہنے والے ملین گے پھر کہان
یہ دعا مانگو حسینون عاشقونکا دم رہے

حکم شیرین تھا نہ ہاتھون مین کوئی مہندی لگے
کوہ پر جبتک میرے فرہاد کا ماتم رہے

غزل داغ

مجھسا ندے زمانہ کو پروردگار دل
آشفتہ دل فریفتہ دل بیقرار دل

انگتی ہی نیا چشم یار دل
اک دل کے کسطرح سے بناؤن ہزار دل

پوچھا جو مجھ سے طالب رخسار ہی کون
نکلا میری زبان سے بے اختیار دل

تاثیر عشق یہ ہے ترے عہد حسن مین
مٹی کا بھی بناؤن تو ہو بیقرار دل

پہلے بہل کی چاہ کا کیجئے نہ امتحان
آنا تو سیکھ لے ابھی دو چار بار دل

بیتاب ہو کے بزم سے اسکو اٹھا دیا
غافل ہون مین مگر ہی بہت ہوشیار دل

مشہور ہین سکندر و جم کی نشانیان
ای داغ چھوڑ جائینگے ہم یادگار دل

غزل

حسن انسان مین جب آیا تو ادا بھی آئی — ناز و انداز جب آیا تو جفا بھی آئی

شمع محفل مین جب آئی تو ہوا بھی آئی — روح قالب مین جب آئی تو فنا بھی آئی

یون تو ہر روز لڑتے تھے سر بام آنکھین — آج پہلو مین جو بیٹھے تو حیا بھی آئی

شیشۂ دل کو مرے آپنے توڑا صاحب — یہ تو فرمائیے کانون مین صدا بھی آئی

ہاے کس وقت ہوئین یون مرادین حاصل — یار بالین پہ جب آیا تو قضا بھی آئی

غزل وزیر

کاکل جو اُسکی شعلۂ رخ سے سرک گئی — کالی گھٹا مین صاف یہ بجلی چمک گئی

مین نے جو آہِ سرد بھری اُس نے ہنس دیا — گل کی کلی نسیم سحر سے چٹک گئی

پہونچی نہ اُسکے کان تلک آہِ نارسا — کیا فائدہ زمین سے اگر تا فلک گئی

ٹکڑے ہوا ہے میرا گریبان صبر سے — انگڑائی لی جو یار کی چولی مسک گئی

بعد از فنا جو قبر پہ آیا وہ لے وزیر — پہونچانے اُسکو روح میری قبر تک گئی

غزل مضطر

ایجان غم دشمن مین شوریدہ سری کیون ہے — ہمتو ابھی زندہ ہین یہ جامہ دری کیون ہے

آنکھونکو دکھانے سے ظالم تجھے کیا حاصل — یون ہین ترا بندہ ہون جادو نظری کیون ہے

اُس یار کے ملنے سے حسرت نہ مٹی دلکی — سل درد مصیبت کی چھاتی پہ دھری کیون ہے

سینے پہ سیا دامن وحشت نے کہا تم جا — مین آتی ہون دیوانے یہ بخیہ گری کیون ہے

مضطر کو جو روتے ہو کیا تم سے محبت تھی
اس سوگ کے میں صدقے آنکھوں میں تری کیون ہے

غزل دولھا

عشق کا رنگ تم سے دل چھپالون تو کہون
وصل کا کوئی وسیلہ بھی مین پالون تو کہون

جو مزا دلکو ملا ہے وہ نہ پوچھ اے قاتل
زخم شمشیر ادا اور مین کھالون تو کہون

داستان ہجر کی تم وصل مین گر پوچھتے ہو
اشک خون آنکھون سے اے یار بہالون تو کہون

پوچھتے آپ ہین جو درد جدائی مجھ سے
پہلے سینہ سے تمہین اپنے لگالون تو کہون

ہائے وہ سوتے ہین اور وصل کی شب جاتی ہے
دم ذرا اے دل بیتاب جگالون تو کہون

ہائے کیا پوچھتے ہو سوز غم فرقت کو
آگ بھڑکی ہے کلیجہ مین بجھالون تو کہون

وعدۂ وصل جو کہتے ہین وہ ہنسکر دولھا
آئینہ دیکھ کے زلفون کو بنالون تو کہون

غزل شیرین لکھنوی مؤلف نغمۂ ہذا

دریا مین حبابونکو یہ بےخبری کیون ہے
سودا نہین گر انکو شوریدہ سری کیون ہے

[illegible]انے مین کافی ہے نگہہ تنہا
پھر چشم حسینان مین یہ عشوہ گری کیون ہے

کیا ظلم ہوا آخر دونون جو ہنسے بولے
برہم گل و بلبل سے باد سحری کیون ہے

گر لیکے رقیبونکو آتے نہین وہ اے دل
پھر شاق مرے دلکو یہ خوشخبری کیون ہے

بوسہ کی طلب ایسی تقصیر نہ تھی کوئی
بیوجہ خفا مجھ سے وہ رشک پری کیون ہے

آہین سر لب خون مین ڈوبی ہوئی آتی ہین
معلوم نہین یارب پھر بے اثری کیون ہے

چال اپنی حسینونکو گلشن مین دکھاتا ہے
گستاخ سوا جب سے تو کبک دری کیون ہے

اے شمشیر من طبیعت سے جو تو کبھی عیش کر
تشخیص تو ہے آخر درد جگر کی کیون کر ہو

غزل شمشیر من لکھنوی مسو لغمہ نغمہ ہوا

کیا بتاؤں کہ کہاں ہیں وہ ستانے والے
دل میں رہتے ہیں شمشیر کو دل کو جلانے والے

روح اپنی ترے کوچے میں رہیگی بعد مرگ
اور ہی لوگ ہیں وہ خلد کے جانے والے

چشم بد دور رقیبوں نے کبھی اے دل
اور یہ آگ ہے ہم آگ لگانے والے

کیوں نہ بدظن ہوں وہ سنتے ہیں جو بات شمشیر کا
قتل کر دیتے ہیں وہ چاہ لگانے والے

میں جو لیتا ہوں بلائیں تو وہ فرماتے ہیں
کہیں غارت نہیں ہوتے یہ ستانے والے

وعدہ وصل ہزاروں ہی کئے اور مکرے
ادھر آؤ میرے باتوں کے بنانے والے

برسوں ہی گذرے کہ ہمسے تکلف نہ گیا
رنگ وہ دکھلاتے ہیں جتانے والے

رو کے فرماتے ہیں وہ شب کو جو ہم یاد آئے
گوشہ قبر میں سوتے ہیں جگانے والے

دیکھئے حسن و جمال آج تمہارا صاحب
نہ ہوئے کیا کہیں یوسف کے زمانے والے

اس زمین میں تمہیں شمشیر غزل کہنا تھا
کہہ گئے خوب ابھی اگلے زمانے والے

غزل مضطر

اسیر پنجۂ عہد شباب کر کے مجھے
کہاں گیا مرا بچپن خراب کر کے مجھے

کسی کی درد محبت نے عمر بھر کے لئے
خدا سے مانگ لیا انتخاب کر کے مجھے

مرے گناہ زیادہ ہیں یا تری رحمت
مرے کریم بتا دے حساب کر کے مجھے

کرونگا عفو کی تدبیر کاتب اعمال
مرے گناہ بتا دے حساب کر کے مجھے

وہ پاس آنے نہ پائے کہ آئی موت کی نیند
نصیب سو گئے مصروف خواب کر کے مجھے

میں انکے پردۂ حجاب سے ہو گیا مضطر — اٹھتے ہی [illegible] ڈالا حجاب کرکے

غزل

اے جان ہمسری کچھ خبر ہے پڑا نظر ہی کیوں ہے — تم پاس ہو پھر آنکھ سے یہ جلوہ گری کیوں ہے

جسنے تمہیں دیکھا ہی ہوش اسکو بجا کب ہیں — جیتون تیری او ظالم [illegible] بیخبری کیوں ہے

اس ضعف کا کچھ سبب نہیں کھلتا — یہ آہ شب فرقت سے جو بھری کیوں ہے

پوچھا نہ کبھی تو نے حال شب تنہائی — اوکافرین مجھسے یہ بیخبری کیوں ہے

اے چشم شب غم مین کچھ صبر بھی ہے لازم — طوفان بپا ہوگا یہ نوحہ گری کیوں ہے

[illegible] کس [illegible] بھولا ہون دو عالم کو — دل محو تماشا ہے یہ دردِ سری کیوں ہے

غزل دولہا

فلک نیرنگیان ہم خاکسارون کو دکھاتا ہے — تمنا کہہ رہی ہے یار سے ناحق چھوڑاتا ہے

زبان سے کچھ شکایت ہو تو لطف عشق جاتا ہے — اگر ضبط فغان کیجئے کلیجہ منھ کو آتا ہے

[illegible] محبوب کی زلف مسلسل کو نہ دیکھین گے — ہمارا دل قسم اس پر تمہارے سر کی کھاتا ہے

مری فریاد سنکر چونک اٹھا یار سوتے سے — کہا دیکھو یہ دیوانہ یہان کیون غل مچاتا ہے

صنوبر کے گلے مل مل کے بیتابانہ روتے ہین — تمہارا قد موزون باغ مین جب یاد آتا ہے

ہنسی ہر قہقہے ہین آپ ہین غیرون کی محفلین — تصور آپکا دو دو پہر مجھکو رلاتا ہے

مین پروانہ ہون دولہا جسکے رو کی شمع روشن کا — وہی محفلین اپنی رات بھر مجھکو جلاتا ہے

غزل

پھر گلگشت مرے گھر مین جو یار آجائے
باغ امید مین اک تازہ بہار آجائے

لطف کنج بیٹھنے کا تجھکو بھی یار آجائے
میرے قابو مین جو میرا دل زار آجائے

فاتحہ پڑھ کے مری قبر کو ٹھکرا دو تم
چین سے نیند مجھے زیر مزار آجائے

کروٹین مین جو بدلتا ہون تو یہ مطلب ہے
کسی پہلو دل مضطر کو قرار آجائے

دوڑ کر اسکو گلے سے نہ لگاؤن کیونکر
دیکھکر خنجر قاتل کو جو پیار آجائے

جذب دل ہجر مین اتنا تو اثر دکھلائے
بے طلب آپ مرے گھر وہ نگار آجائے

اور بھر بھر کے ابھی جام دیے جا ساقی
کہین ایسا نہو آنکھو نمین خمار آجائے

نہ سہی فاتحہ ٹھوکر ہی لگاتے جانا
پاؤن کے نیچے جو عاشق کا مزار آجائے

دل مکدر ہو تو ہونیسے نہ ہونا بہتر
توڑ دو اس آئینہ کو جس مین غبار آجائے

دل کی دھڑکن کا یہی ایک ہے دنیا مین علاج
ہاتھ سینہ پہ جو رکھدو تو قرار آجائے

وصل منظور نہین ہے تو لگاوٹ کیسی
اس ادا سے نہ کرو انکار کہ پیار آجائے

چاندنی رات کا پھر جائے نگاہون مین سمان
بام پر لینے جو شبمین وہ نگار آجائے

غزل امیر

نہ شکوہ بیوفائی کا نہ رونا کج ادائی کا
سزا لے ہے دل لگانیکی مزا لے آشنائی کا

ترقی پر کسیکی شوخیان ہین خیر ہو یارب
حیا کی جان کا دشمن ہے لپکا خودنمائی کا

یہ کس بیدرد نے دست نگارین خوابمین چوما
کہ فریادی ہے اب تک نیل اُن نازک کلائی کا

تمہین تم آئینہ خانہ مین ہو چار و طرف دیکھو
کہو جی اب بھی کچھ ارمان نکلا خودنمائی کا

عروس مرگ آئی مجھ سے ہم آغوش ہو نیکو
ہوا مشاطگی پیشہ مری شانہ رہِ جدائی کا

امیر اُس خرقہ و عمامہ کو تم رہن ہی کردو
ابھی چھپتا نہین ہے تمکو جامہ پارسائی کا

غزل شیرین لکھنوی مؤلفہ نغمہ ہذا

ساقی نہ کھلے گا درِ میخانہ اگر آج
مر جاؤنگا ٹکرا کے مین دیوار سے سر آج

امید نہین ہی شبِ فرقت مین کہ ہو صبح
پھر شام سے ہوتا ہی وہی دردِ جگر آج

قاتل سے مٹا دیجیے ہر روز کا جھگڑا
رکھ دیجیے خنجر کے تلے اپنا جگر آج

فرقت تمھین غیرونکی گوارا ہوئی کیونکر
حیرت ہی مجھے بھول پڑے آپ کدھر آج

رو یا کیا اُن گیسوؤنکی یاد مین شب بھر
گذرے اسی آفت مین مجھے چار پہر آج

لے شیرین وہ سودائی ہو کل میری طرح سے
دیکھے جو کوئی جوششِ وحشت کا اثر آج

غزل امیر

پھڑک کر مرغِ بسمل کی طرح عاشق جو مرتے ہین
یہ مقتل ہین عروسِ تیغ کے صدقے اُترتے ہین

لگاتے ہین جو سرمہ آئینہ کو دُور دھرتے ہین
ستم دیکھو وہ اپنی چتونون سے آپ ڈرتے ہین

لیا تھا مینے بوسہ خنجرِ قاتل کا مقتل مین
اجل شرما گئی سمجھی کہ مجھکو پیار کرتے ہین

تسلی خاک ہو وعدے سے اُنکے چتونین ظالم
اشارے سے یہ کہتی ہین کہ دیکھو اب مکرتے ہین

چمن کی سیر بھی چھوٹی تو پھر جینے سے کیا حاصل
گلا کاٹین مرا صیاد پر ناحق کترتے ہین

بھرا ہے حسرتون نے دل کہان داغونکی گنجایش
یہ سب ارمان ہین جو داغ بن بن کے اُبھرتے ہین

وہ سر سے پاؤن تک تصویر ہین بیساختہ بنکے
سنورنے سے بگڑتے ہین بگڑنے سے سنورتے ہین

تصور میں بھی بوسہ لوں تو اڑ جاتا ہے رنگ انکا
بلائیں خواب میں بھی لوں تو بال انکے بکھرتے ہیں

آسیں جل جاتے دشمن سے تو شکوہ نہیں انکا
[illegible]

غزل امیر

نازکی کسی ہے تصدق لگا رہنے دے
ناز کہتا ہے کہ میری بلا رہنے دے

بے پر و بال ہوں طاقت نہیں اڑنیکی صبا
اک ذرا شاخ نشیمن کو جھکا رہنے دے

اے نمک پاش خدا کے لیے چھڑکی ہے کے
اک دم اور تڑپنے کا مزا رہنے دے

سو بلائیں ہیں ستمگر ہوش کی دشمن شب وصل
لے اڑیں اور ادا میں جو حیا رہنے دے

اے فلک گور غریباں کو تو برباد نہ کر
اسلئے قافلہ کا کچھ تو پتا رہنے دے

اک کٹا سا ہے ہزرے کوہ میں درکار جنون
کوئی کانٹا کسی چھاتی میں چبھا رہنے دے

سو چمن سے گئے دامن گلچین پہ امیر
ذکر پھولوں کا یہاں باد صبا رہنے دے

غزل امیر

جلوہ گر یار نگر قتل گہ عام میں ہے
جب بلاتا ہوں میں [illegible] تمنا کا [illegible]

لے ہے کہ زبانی تری پیچھے کوئی
غیر کیا جانے مزا کیا ترے دشنام میں ہے

روح قالب میں ہے جیسے رگ نہیں قالب
میں گرفتار قفس میں ہوں [illegible] دام میں ہے

راستی اور تواضع میں ہے ربط قلبی
جسطرح لام الف میں ہے الف لام میں ہے

آدمی کا نام تخلص کیا تخلص ہے امیر
یہ عجب حسن خدا داد مرے نام میں ہے

غزل امیر

یہ کس بیدرد کس ظالم پہ اپنا دم نکلتا ہے
یہ رہ رہ کر کلیجہ چٹکیاں لیتے کون ملتا ہے

تڑپ سے بیمار کا کیا دم ہے بڑی مشکل سے چلتا ہے
کہ درد اٹھ کر بدلواتا ہے شب کروٹ بدلتا ہے

ہوا آ کے پہنچی ہے تو شاید کہ دامان و گریبان مین
مہم پہ سخت ہو دیکھیں آگ کی آن کے نکلتا ہے

وہ آرزو کہتے تجھ سے وہ افشان گیسو نہیں خبر ہو گی
مسافر چھپا و نہیں تارو نکی گھر سے چل نکلتا ہے

یہیں گر یہ پروانے پھنکے ہیں یہ شمع محفل میں
کہ پروانہ پرو لیتے شب کو پگھلا اور جلتا ہے

یہ کرتا ہوں کہ میرا دم نکلتا ہو تو کہتے ہیں
ہمارے وصل کا ارمان تو یوں ہیں نکلتا ہے

عجب تقدیر پائی ہے امیر اس دار دنیا نے
نہیں آتا ہے پھر اس گھر میں جو گھر سے نکلتا ہے

غزل امیر

پھری وہ کہاں ہیں عاشق کے رخ جان کے لئے
غضب کی تیغ نکالی ہے آشیان کے لئے

اندھیری راتیں بجلی کو بھی ترس آیا
غریب بنکے چراغ آئی آشیان کے لئے

غضب کی لاگ تھی کمبخت برق کو مجھ سے
چمن کو پھونک دیا ایک آشیان کے لئے

ہزار شکر کہ پہلے سے دل ہوا آباد
خدا نے بھیجا وارث اس مکان کے لئے

میں امتحان میں پورا ہوا تو پھر کہئے
ذرا مجھ کے تقاضا ہوا امتحان کے لئے

ہے اب امیر کو کیوں ضبط آہ کی تاکید
حضور نے ہی تو دی ہے زبان فغان کے لئے

غزل رشید

اگر تو نے کنا نہ مانا کسی کا
برا ہو گا ظالم ستانا کسی کا

عبث ہے یہ ضد ہی لگانا کسی کا
ہے مد نظر خون بہانا کسی کا

میرے رونے پہ مسکرانا کسی کا
غضب ہے یہ بجلی گرانا کسی کا

جہان جسکو تاکا وہین اُسکو مارا
قیامت ہے یارب نشانا کسی کا

جو پوچھے کوئی ہمسے بے پردہ کہدین
وہ غیرون کے گھر چھپ کے جانا کسی کا

نظر دولت حسن کی تاک مین ہے
کہین لٹ نہ جائے خزانا کسی کا

تو برق اپنی بیتابیان بھول جائے
اگر دیکھ لے تلملانا کسی کا

میرا قصۂ ہجر سنکر وہ بولے
مزے دار ہے یہ فسانا کسی کا

کلیسا مین ہے یا ہو دیر حرم مین
بتاؤن تمھین کیا ٹھکانا کسی کا

نکل جائینگی حسرتین تیری ایدل
شب وصل ہوگا جو آنا کسی کا

شب وعدہ خون اے رشید اپنا ہوگا
وہ پاؤن مین مہندی لگانا کسی کا

غزل

مبارک جوانی پہ آنا کسی کا
ہوا اوج پر اب زمانا کسی کا

شب وصل تو چین سے گذری لیکن
ستم ہوگیا صبح جانا کسی کا

اُتر آئے زہرہ فلک سے چھما چھم
یہ ہے سحر واللہ گانا کسی کا

بلایا ہے قاصد تو جاکر یہ کہدے
کر کیا کھیل سمجھا ہے آنا کسی کا

لیا بوسہ جھٹ جھٹ تو جھنجھلا کے بولے
ہے بیشک برا منھ لگانا کسی کا

کہا حال دل میرا سنکر تو بولے
نہین بھاتا ہمکو فسانا کسی کا

لگے توڑنے بند محرم کے جوبن
ستم ہے جوانی پہ آنا کسی کا

یہان کیا ہے محشر مین معلوم ہوگا — تمھین شعلہ رو یون جلانا کسی کا
غضب تھا ستم تھا وہ اٹھکیلیون سے — چھما چھم شب وصل آنا کسی کا
کہا اُنکو جب شعلہ رو ہنس کے بولے — ہے زیبا ہمین اب جلانا کسی کا
وہ بیٹھے ہین کوٹھے پہ بکھرا کی زلفین — ہے مدنظر دل پھنسانا کسی کا
خزان آتے ہی باغ ماتم سرا تھا — قیامت ہے بلبل یہ آنا کسی کا
محبت مین کھو بیٹھے جان و جگر دل — بتائین تمھین کیا ٹھکانا کسی کا
چھپا کر دوپٹے سے منھ اپنا بولے — مزا دے گیا مسکرانا کسی کا
نہ مغرور ہو دولت حسن پر تم — رہا ہے کہان یہ خزانا کسی کا
سبھی کہتے تھے عشق ہے آفت جان — کہا تم نے ہرگز نہ مانا کسی کا
دل آتے ہی دم ہو گیا اپنا رخصت — یہ آنا کسی کا ہے جانا کسی کا
ڈرو اے بتو ہے وہ اللہ کا گھر — بہت منع ہے دل دکھانا کسی کا
وہین بھول جائیگی یہ نغمہ سنجی — جو تو سن لے بلبل ترانا کسی کا
ہوے سیکڑون قتل بسمل ہزارون — یہ ہے قہر سرمہ لگانا کسی کا
مقرر بلا کوئی لائے گا سر پہ — عبث ہے یہ گیسو بڑہانا کسی کا
جو دم نکلے اپنا تو یون نکلے یارب — میرا سر ہو اور آستانا کسی کا
ہوے نرم سن سن کے وہ حال میرا — فسون ہو گیا یہ فسانا کسی کا

نہ صبا کی [illegible] نہ [illegible] گل | بہت [illegible] شمع [illegible] تنہا کسی کا
[illegible] فائدہ کیا اب [illegible] | جو [illegible] کرنا نہ تھا کسی کا
[illegible] ظلمت کی [illegible] | [illegible] آج [illegible] کیا آپ [illegible] کسی کا

غزل فصاحت

بزم عشاق میں کیا جائے کہ [illegible] دیکھیں گے | دل یہ دیتا ہے گواہی [illegible] دیکھیں گے
[illegible] ہین بھی [illegible] آنکھ | [illegible] شمشیر [illegible]
ایک دل ایک جگر لایا تھا دونوں چھینے | اب جو میرے پاس [illegible]
میں اور شمع میں [illegible] تھی شب ہجر یہ بات | آج کی رات جو بچین گے تو سحر دیکھیں گے
لوگ سمجھاتے ہیں بیکار فصاحت [illegible] | ترک کر دینگے جو الفت تو [illegible] دیکھیں گے

غزل شیرین لکھنوی مولفہ [illegible]

بڑھ جائے عشق ابروے خمدار اور بھی | پڑ جائے ایک زخم پہ تلوار اور بھی
ابتک صدا یہ قبر شہیدان سے ہی بلند | قاتل خدا کے واسطے اک وار اور بھی
مین کیا ہون میری قدر کرینگے حضور کیا | عاشق ہین اپنے آپ کے دو چار اور بھی
گرمی میں ساقیا نہ مے آتشین کو دے | کمھلا نہ جائین پھول سے رخسار اور بھی
چھلکا کے جام مے جو دیا آج ساقیا | مدہوش ہوگئے ترے میخوار اور بھی
قاصد سے حال سن کے میرا بولا وہ حسین | آتے ہین روز پرچہ اخبار اور بھی
اے شیرین ہجر یار مین ہر روز رات بھر | گھبرا گیا کہ چھٹ سے در و دیوار اور بھی

غزل شیرین لکھنوی مؤلفہ نغمۂ ہذا

دولت نہیں فروغ نہیں وہ حشم نہیں
جب سے خدا کے گھر میں تو ہوگا قدم نہیں

فصل بہار آئی تو آنے دے اے جنون
طاقت جواب دے چکی اب مجھ میں دم نہیں

قاصد سے پوچھتا ہے وہ آشفتہ پا ستمگر
خط میں تو شوق وصل کسی کا رقم نہیں

پروا کسے ہے وصل ترا ہو و یا نہو
جاتی ہے جان ہجر میں اسکا بھی غم نہیں

آئینہ ہوتا حال ترا مجھ پہ ساقیا
افسوس ہے کہ پاس مرے جام جم نہیں

اے شیرین انکے ہجر نے آخر کو جان لی
ہم تو سمجھے چکے تھے کہ اس غم میں ہم نہیں

غزل

مبتلائے غم دل ناکام ہے
جی کا آنا موت کا پیغام ہے

دل کا لے لینا ہی شیوہ آپکا
جان دیدینا ہمارا کام ہے

لیتا جا او نامہ بر میری زبان
بس یہی قاصد یہی پیغام ہے

انکی آنکھوں کو کوئی کہتا نہیں
دل ہمارا مفت میں بدنام ہے

اسکے کوچہ میں پڑا ہوں خاک میں
آگے لے تقدیر تیرا کام ہے

ایک عالم کا تصور ہے مجھے
کیا خبر ہے صبح ہے یا شام ہے

وہ جو صحرا میں کرے [illegible]
دل [illegible] اور [illegible] شام ہے

غزل شمس

رقم کب ہو صفت حضرت معین الدین اجمیری
وہ عالیشان حضرت معین الدین اجمیری

بیاں میں کیا کروں تیرا کہاں مقدور ہے میرا
وہ ذات لامکاں تیری معین الدین اجمیری

زمین و آسماں تیرا مکیں و لامکاں تیرا
فلک پر دبدبہ ہے تیری معین الدین اجمیری

ترے دربار جو آئے مرادیں دل کی وہ پائے
سخی سرکار ہے تیری معین الدین اجمیری

تو ہی ہے پیر پیروں کا قطب اور غوث امیروں کا
حکومت ہند ہے تیری معین الدین اجمیری

تو قطب الدین فرید الدین نظام الدین علاء الدین
یہ شان پنجتن تیری معین الدین اجمیری

تو ہی ہادی ہدایت کا تو ہی والی ولایت کا
فقر میراث ہے تیری معین الدین اجمیری

وسیلہ تو گداؤں کا شہنشہ بادشاہوں کا
دوہائی گھر بہ گھر تیری معین الدین اجمیری

تو دلوا شمس کے مقصود علاء الدین صابر زود
حضوری میں ہوں تیری معین الدین اجمیری

غزل

جس نے حضرت کی رسالت کو نہ مانا ہوگا
یا خدا اُس کا جہنم میں ٹھکانا ہوگا

مجھ سے کہتا ہے مرا نامۂ اعمال دُھلا
آبِ زمزم سے میسر جو نہانا ہوگا

دیکھیے کب مری قسمت کا ستارا چمکے
کون دن ہوگا مدینہ میں جو جانا ہوگا

سب میں کہتا ہوں ہوئی عید مبارک تمکو
جب اذاں مسجد نبوی میں دوگانا ہوگا

صاف کہہ دوں گا کہ امت میں محمدؐ کی ہوں
حشر میں پیش خدا جب مرا جانا ہوگا

غزل تراب

نشاں اُس کا کسی سے کیا بیاں ہو
وہی پاوے نشاں جو بے نشاں ہو

منزہ وہ تو ہے کون و مکاں سے
مکاں اُس کا کہاں جو لامکاں ہو

کوئی جاگہ نہین ہو اُس سے خالی
زمین ہو عرش ہو یا آسمان ہو

سوا اُسکے نہین کوئی جہان مین
تلاش اُسکی کرو یارو جہان ہو

غنیمت ہے ملاقات آج اُسکی
خدا معلوم پھر کب ہو کہان ہو

شراب اُس کا ٹھکانا کیا بتاوے
خدا جانے وہ ہرجائی کہان ہو

غزل

ہے یہ نہین ضم بہار تو وہ ہے کون جاگہ جہان نہین
ہر ہو درد دلکو نہ پوچھیے کہ کہان کہان ہو کہان نہین

یہ الم یہ صدمہ ہے ہجر و غم و لب پہ وہ فغان نہین
وہ دہان ہون جسمین زبان نہین وہ زبان ہون جسمین بیان نہین

دل و جان و جسم و جگر سبھی تپ غم سے جل گئے دفعتًا
نہ کھلا کہ آگ کہان لگی کسی جا سے اُٹھتا دھوان نہین

کبھی گل کی طرح سے داغ ہین مرے جسم زار پہ سو ہزار ہیں
وہ بہار ہون جسے سدا ہے وہ چمن ہون جسمین خزان نہین

رہ عشق مین جو گذر گیا تو کھلا یہ بسمل زار پہ
وہ زبان جسمین سخن نہی وہ ہون شمع جسمین زبان نہین

غزل شیرین لکھنوی صوفی نغمہ ہدا

واعظ بتا تو کعبہ مین جا کر مین کیا کرون
اللہ سے بتون کے لئے التجا کرون

میری تو جان جاتی ہو اک بت پہ واعظا
حورِ جنان کو لیکے تمھاری مین کیا کرون

سب کچھ ملا جو وہ صنم بے وفا ملا
واعظ مین کس زبان سے شکر خدا کرون

ملتا نہین رقیب سے دل لاکھ کچھ کہو
ایجان جان مین اپنی طبیعت کو کیا کرون

کرلون خدا کا ذکر کہ تر ہو ابھی زبان
کبتک بتون کے نام کا مالا جپا کرون

اے شیرین کہو نچ جانب ملک عدم ہو اب
کبتک مین انتظار بت بیوفا کرون

غزل شاہ مرزا لکھنوی

شکل آنکھوں میں مری جلوہ نما اسکی ہے
پردۂ دل سے جو نکلی یہ صدا اسکی ہے

حسن ہر رنگ کا [illegible] ہر سو
چار جانب جو بندھی ہے یہ ہوا اسکی ہے

[illegible] کس کا
جو کہ [illegible] ہے وہ دعا اسکی ہے

[illegible]
نہیں معلوم کہ اب آج قضا اسکی ہے

نقش [illegible] بھی ہوں [illegible]
ایسی تقدیر بھلا [illegible] رسا اسکی ہے

[illegible] جان [illegible]
اور حاجت [illegible] دوا اسکی ہے

مرض عشق میں جب کام نہ آیا اپنے
آپ کا درد جگر اب جان دوا اسکی ہے

یہ نہ سوچو کہ کہاں ہو مرے عاشق کا فرار
پہلے دیکھو کہ یہ تربت تہ پا اسکی ہے

سامنا کر جو ہے نشاء میں شوخی اس سے
شرم آخر تجھے اے باد صبا اسکی ہے

دیدہ و دل کو ملی دین حسن پرستی کی سزا
یہ تو ثابت ہو کہ دونوں میں خطا اسکی ہے

بیخودی میں وہ در یار پہ کہتا ہے سدا
جو ابھی کان میں آئی یہ صدا اسکی ہے

کس قیامت سے [illegible] ہو قیامت جس پر
جان دے جب قضا خود وہ ادا اسکی ہے

تربت میں سے آتی ہے یہ آواز ہنوز
میرے پہلو میں جو خالی ہے جگہ اسکی ہے

سجدہ کرنے کو در یار پہ پہنچا ہی اشک
ایسی تقدیر زمانے میں رسا اسکی ہے

غزل نیاز

تو نے اپنا جلوہ دکھانے کو جو نقاب منہ سے اٹھا دیا
ہوئی محو حیرت بیخودی مجھے آئینہ سا بنا دیا

ذرا جب نگاہ رقیب پڑی اٹھی نگہ میں تھی سیر خاک کی
تو نے ایک جھونکے میں اسی صبا اٹھی ترچھی تو نے اڑا دیا

کیا ہی پیچ و تاب عدم میں تھا نہ تھا زلف یار کا کچھ خیال
سمجھ گا کے نہ زلفوں نے مجھے کس بلا میں پھنسا دیا

رگ و پے میں آگ بھڑک اٹھی مجھے ایسی پیر سبھی تن بدن
مجھے ساقیا مے آتشیں کا یہ جام کیسا پلا دیا

جو ہیں جا کے مکتب عشق میں سبق مقام فنا لیا
جو پڑھا لکھا تھا نیاز نے وہ سبھی صفا دل سے بھلا دیا

غزل

سب سے جہان میں اعلیٰ ہے رتبہ فقیر کا
یہ سب ہے طفیل سارا جناب امیر کا

لاکھوں ہی اولیا ہوئے اس خاندان میں
کیا معجزہ ہے حضرت پیران پیر کا

مشکل کشائی کیجئے یا پیر دستگیر
تم بن جہان میں کوئی نہیں مجھ حقیر کا

ذرہ کو آفتاب کیا اک نگاہ میں
ادنیٰ یہ ہے اثر ترے روشن ضمیر کا

محبوب کبریا ہے وہ سلطان اولیا
امجد علی ہے نام مرے دستگیر کا

مرشد کا تیرے سر پہ ہے ہر وقت سایہ لطف
سید ہے خوف کیا تجھے روز اخیر کا

غزل الفت

آنکھوں میں بس رہا ہے دل میں سما رہا ہے
ہر شکل میں وہ جلوہ اپنا دکھا رہا ہے

ہم جان و دین و ایمان پہلے ہی دے چکے ہیں
اے دلربا ہمارے پاس کیا رہا ہے

بخشا تجھے خدا نے اے شاہ ایسا رتبہ
در پہ ترے اک عالم سر کو جھکا رہا ہے

ہم کو تو ہے وسیلہ محبوب کبریا کا
دوزخ سے ناصحا کیوں مجھ کو ڈرا رہا ہے

حوروں سے یہ ملائک کہتے تھے آ کے دیکھو
کس شان سے خدا کا محبوب آ رہا ہے

تیری گلی میں بنایا شیشہ عدم کا نقشہ
کوئی تو آرہا ہے کوئی تو جا رہا ہے

آفت کا اور تجھ سے پہنچو سمجھا انجام
دل دیدیا تو پھر کیوں افسوس آ رہا ہے

غزل ظاہر

دل تو تجھ پہ لٹا سے جان گئے بیٹھے ہین
دام ہم شوق شہادت کا بچھے بیٹھے ہین

کوئی مر جائے تو انکو نہین پرواہ صاحب
وہ تو پہلو مین رقیبون کو لئے بیٹھے ہین

یہ محبت ہے تری ناز رقیبون کے سہون
دل تو جاتا ہے مگر صبر کئے بیٹھے ہین

تجھ مین ہوگا نہ آرام کسی پہلو سے
دل جو ہر درد تھا وہ تجکو دیے بیٹھے ہین

رحم کیا حال پہ ظاہر کے برا ہے نیرب
جان و دل تجھ پہ وہ قربان کئے بیٹھے ہین

غزل غالب

نہ تھی امید ہمکو کہ وصالِ یار ہوتا
اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا

ترے وعدے پر جیے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا
کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیر نیم کش کو
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

ہوئے مر کے ہم جو رسوا ہوئے کیوں نہ غرق دریا
نہ کبھی جنازہ اٹھتا نہ کہین مزار ہوتا

رگ سنگ سے ٹپکتا وہ لہو کہ پھر نہ تھمتا
جسے غم سمجھ رہے ہو یہ اگر شرار ہوتا

یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہین دوست ناصح
کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا

کہوں کس سے مین کہ کیا ہے شب غم بری بلا ہے
مجھے کیا برا تھا مرنا اگر ایک بار ہوتا

یہ مسائل تصوف یہ ترا بیان غالب
تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا

غزل داغ

عجب اپنا حال ہوتا جو وصال یار ہوتا
کبھی جان صدقے ہوتی کبھی دل نثار ہوتا

کوئی فتنہ تا قیامت نہ پھر آشکار ہوتا
ترے دل پہ کاش ظالم مجھے اختیار ہوتا

جو تمھاری طرح تم سے کوئی جھوٹا وعدہ کرتا
تمھیں منصفی سے کہدو تمھیں اعتبار ہوتا

یہ مزا تھا دل لگی کا کہ برابر آگ لگتی
نہ تجھے قرار ہوتا نہ مجھے قرار ہوتا

یہ وہ درد دل نہیں ہے کہ ہو چارہ ساز کوئی
اگر ایکبار مٹتا تو ہزار بار ہوتا

ترے وعدہ پر ستمگر ابھی اور صبر کرتے
اگر اپنی زندگی کا ہمیں اعتبار ہوتا

غم عشق میں مزا تھا جو اسے سمجھ کے کھاتے
یہ وہ زہر ہے کہ آخر مئے خوشگوار ہوتا

گئے ہوش تیرے زاہد جو وہ چشم مست دیکھی
تجھے کیا الٹ نہ دیتی جو نہ بادہ خوار ہوتا

تمھیں ناز ہو نہ کیونکر کہ لیا ہے داغ کا دل
یہ رقم نہ ہاتھ لگتی نہ یہ افتخار ہوتا

غزل امیر مینائی

عشق میں جی سے گذرتے ہیں گذرنے والے
موت کی راہ نہیں دیکھتے مرنے والے

بزم ماتم میں کبھی شب ہی کو آجا چھپ کر
اوس سوگ کے پردے میں سنورنے والے

داغ دل سے یہ مرے کہتا ہے اُسکا چمن
دیکھ اسطرح گذرتے ہیں گذرنے والے

آخری وقت بھی پورا نہ کیا وعدۂ وصل
آپ آتے ہی رہے مر گئے مرنے والے

اُٹھے اور کوچۂ محبوب میں پہونچے عاشق
یہ مسافر نہیں رستے میں ٹھہرنے والے

نزع میں ہم ہیں غم عشق یہ چلاتا ہے
دیکھ غربت میں مجھے چھوڑ نہ مرنے والے

جان دینے کو کہا میں نے تو ہنس کر بولے
تم سلامت رہو ہر روز کے مرنے والے

تیغ و خنجر سے نہ جھگڑا سر و گردن کا مٹا
چل دیے موڑ کے منہ قصہ چکانے والے

آسمان پر جو ستارے نکل آئے سے امیر
یاد آئے مجھے داغ اپنے ابھرنے والے

غزل داغ

دوست کیوں عشق میں کرتے ہیں شکایت میری
مجھ پہ کیا زور کسی کا ہے طبیعت میری

دھوم ہے زیر زمیں کشتۂ ناز آیا ہے
ہو گئی عید شہیدوں کو زیارت میری

سر سے پہلے وہ زبان کاٹ لیا کرتے ہیں
کہ خدا سے نہ کرے کوئی شکایت میری

ناتوان دیکھ کے افسوس نہ آیا تجھ پر
وہ خفا ہیں کہ اڑائی ہے نزاکت میری

کیا جدائی کا اثر ہے کہ شب تنہائی
میری تصویر سے ملتی نہیں صورت میری

جسطرح تو مری آغوش سے نکلا اے شوخ
یوں ہی ہاتھوں سے نکلتی ہے طبیعت میری

بیحیا ہوتے ہیں مہمان کہیں ایسے بھی
کہ نکالے سے نکلتی نہیں حسرت میری

اپنی تصویر پہ نازاں ہو تمھارا کیا ہے
آنکھ نرگس کی دہن غنچہ کا حسرت میری

کہیں دنیا میں ٹھکانا نہیں اسکا اے داغ
چھوڑ کر مجھکو کہاں جائے مصیبت میری

غزل شمس تبریز

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی
برگزیدہ ذو الجلال پاک بے ہمتا توئی

نازنین حضرت حق صدر بدر کائنات
نور چشم انبیا چشم چراغ ما توئی

در شب معراج بودی جبرئیل اندر رکاب
پا نہادہ بر سر گنبد خضرا توئی

یا رسول الله تو دانی آستانت عاجزان   عاجزان را رهنما و پیشوا کسی یا توئی

شمس تبریزی چه داند نعت تو پیغمبران   مصطفی و مجتبی و سید والا توئی

غزل نیاز

رفتم اندر ته خاک آنس تا نم باقیست   عشق جانم به ربود آفت جانم باقیست

کار دانم همه بگذشت ز میدان شهود   همچو نقش کف پا نام و نشانم باقیست

همه را مانم و جودم شرر عشق بسوخت   زیر خاکستر دل سوز نهانم باقیست

هستیم جمله خیالست به تمثال سراب   بالیقین من نیم و وهم و گمانم باقیست

طمع فاتحه از خلق ندارم نیاز   عشق اندر پس من فاتحه خوانم باقیست

غزل حافظ

اگر آن ترک شیرازی بدست آرد دل ما را   بخال هندویش بخشم سمرقند و بخارا را

بده ساقی می باقی که در جنت نخواهی یافت   کنار آب رکناباد و گلگشت مصلی را

فغان کین لولیان شوخ شیرین کار شهرآشوب   چنان بردند صبر از دل که ترکان خوان یغما را

ز عشق ناتمام ما جمال یار مستغنی است   به آب و رنگ و خال و خط چه حاجت روی زیبا را

من از آن حسن روز افزون که یوسف داشت دانستم   که عشق از پرده عصمت برون آرد زلیخا را

حدیث از مطرب و می گو و راز دهر کمتر جو   که کس نگشود و نگشاید بحکمت این معما را

نصیحت گوش کن جانا که از جان دوست‌تر دارند   جوانان سعادتمند پند پیر دانا را

بدم گفتی و خرسندم تعالی الله نکو گفتی   جواب تلخ می زیبد لب لعل شکرخا را

غزل گفتی و در سفتی بیا و خوش بخوان حافظ | که بر نظم تو افشاند فلک عقد ثریا را

غزل جامی

دو چشمت که تیر بلا می زند
چنین تیر بر ما چرا می زند

کمان جانب دیگرست تیر
همی تیر بر جان ما می زند

ز هر غمزه کز شوخی و چابکی
کجا سی نماید کجا می زند

مریض است خسرو و غم از ناز عشق
که آتش درین مبتلا می زند

غزل

خود را بکوی جانان خسته خراب دیدم
معشوق را ز عاشق اندر حجاب دیدم

تیر نظر تو ما را مجروح سینه کردی
گر آه سوز آتش دل را کباب دیدم

بر اسپ شاه خوبان آمد چو بر بازار
خلق خدا بشوق همره رکاب دیدم

دل من ازین بحسرت جلوه کنی بدیگر
محروم شد بدیدار بر روی آفتاب دیدم

با حسن خویش ایجان از من مکن تکبر
باشد که چند روزه حسن و شباب دیدم

پروانه عشق دارد بر روی شمع گردش
بلبل فدای از جان بر روی گلاب دیدم

شاهد که دل چه بندی اندر سرای فانی
عمری چنین بدریا مثل حباب دیدم

غزل خسرو

از دست تو دل کباب تا کی
جان در طلبت خراب تا کی

در هجر غمت هلاک گشتم
این زندگی حباب تا کی

از خون جگر رقم نمودم	پیغام مرا جواب تا کے
در صحفۂ روئے او نظر کن	خسرو غزل و کتاب تا کے

غزل یونس

از من بکنی حجاب تا کے	برداری ز رخ نقاب تا کے
مغرور مشو بحسن فانی	اے یار ترا شباب تا کے
او یاد مرا بکرد مدہوش	ما را نشہ شراب تا کے
نقد نظرے سوئے گدا کن	این قدر کنی عتاب تا کے
یونس چہ بگفت این غزل را	دل گفت کہ این جواب تا کے

مخمس

نکالو عاشق شیدا کے حوصلہ دل کا	بہت دنون سے شکایت ہے مشغلہ دل کا
چرا کے آنکھ دکھاؤ نہ آبلہ دل کا	ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

نہ پوچھو دوستو ہم کس غضب مین رہتے ہین	ستم اٹھاتے ہین انکی جفائین سہتے ہین
خموش رہتے ہین آنکھون سے اشک بہتے ہین	وہ ظلم کرتے ہین ہمپر تو لوگ کہتے ہین

خدا برے سے نہ ڈالے معاملہ دل کا

کسی کی زلف کا مفتون ہون جوش وحشت ہے	قدم کو بیڑیونکی غل سے استراحت ہے
جنون مین طوق وسلاسل سے کسکو نفرت ہے	وہ رند ہون کہ مجھے ہتھکڑی سے رغبت ہے

ملا ہے گیسوے جاناں سے سلسلہ دل کا

شب فراق کا ہے طول مجھ پہ قہر و غضب
تڑپتا تھا دل وحشت زدہ برنج و تعب
کئی دنوں سے یہ سوجھا ہے کھیل مجھکو اب
امید صبح میں کرتا ہوں چاک دامن شب

جنوں میں روز نکالا ہے مشغلہ دل کا

ادھر سے اُجڑے ہوئے کارواں جو گذرینگے
ہر ایک اپنے مسافر کا ہم پتا دینگے
نہ کب تلک دل گم گشتہ کی خبر لینگے
پھرا جو کوچۂ قاتل سے کوئی پوچھینگے

سنا ہے لٹ گیا رستے میں قافلہ دل کا

یہ فصل گل میں مقدر نے خار مجھکو دیا
پھنسایا دام میں کھانے نہ دی چمن کی ہوا
پھرا نہ باغ میں دو روز بھی برنگ صبا
بہار آتے ہی کنج قفس نصیب ہوا

ہزار حیف کہ نکلا نہ حوصلہ دل کا

نمود عالم پیری ہے سر بسر اب یاں
ہوا ہے باغ جوانی میں دخل باد خزاں
عبث بہار چمن کا ہے حوصلہ ناداں
ہزار فصل گل آئے جنوں وہ جوش کہاں

گیا شباب کے ہمراہ ولولہ دل کا

قرار شور جگر سے بھلا مجھے کب ہے
تڑپ تڑپ کے گذاری فراق کی شب ہے
سوا ہے کل سے بھی کچھ درد کم نہیں اب ہے
خدا ہی خیر کرے آج رنگ بیڈھب ہے

ٹپک رہا ہے کئی دن سے آبلہ دل کا

[illegible] سے نزاکت میں آئینہ رو صاف
سدا حسینوں ہی کی بات اپنے دل کے خلاف

میان تو وا کیسے نہ دی قصور معاف	خلق کے سامنے پتا ہو لے تقیق انصاف

بھی نہیں حشر میں ہو گا مقابلہ دل کا

ٹھمری

دلبر جانی میرے میری تو نے قدر بھی نہ جانی - اب آ و سیاں ستا و سیاں نظر آ و سیان - دلبر جانی میرے میری تو نے قدر بھی نہ جانی اختر ہ جو چمن سے گذرے ہوا ئے صبا تو یہ کہنا بلبل زار سے دو گھڑی کے دن بھی ہیں سامنے نہ لگانا دل کو بہار دلبر جانی میرے میری تو نے قدر بھی نہ جانی ۔

ٹھمری

ساقی پلا کوئی پیالہ سے سرداری پیاری - جب وقت آوے متوالا ری سرداری پیاری اختر ہ دل کی کلی کھلی پھول کھلائے رنگ رنگ من لائے رے سرداری پیاری جو بن کے سب رنگ کھلائے موج کرے پینے والا ہو اعلا پیالہ بھر لا رے سرداری پیاری - بیا آئی ہر کچھ بادہ گلگوں نہیں پیانہ - ساقی ترا لاکھوں برس آباد میخانہ - پیمانہ میخانہ تو آباد جانا نہ بھر بھر پلانا ہمت والا دونی تیری شان سرداری پیاری -

ٹھمری

پیاری پیاری صورت پہ واری - پیاری کیسی ہی متواری ذرا ایسا ملا صورت پیاری سب رنگ نیاں ہیں تجھ سے آن والی وہ سیاں والی شان والی مان والی پیاری پیاری صورت پہ واری آئینگے گاو دل پر آگ لگ گئے - ہاں بہیں آج کچھ [illegible]

باجا باجا چنگ سون دکھا جا چھب پیاری پیاری پیاری پیاری صورت پر واری

ٹھمری

چندری مکھ سندری تن من توا سے پری ٹھیرے ہیں ہم سب پہ جھمر نچ سر پری
انترہ تن کا من کا دھن کا کچھ نہ ہا سبھی پھر ارنگ زرگری ۔ چندر مکھ سندر

ٹھمری دھن کافی

چنچل چنچلی نار نویلی ۔ ڈولت پھرت اترائی بل کھائی ۔ ہرجائی وہ لگائی انترہ
نپٹ نلج کا جانے تحفلی سار اتھمن گنواری ۔ چاند کت موہن من ہرت نہ بھاوے
ناہک ہوت گوری موسے گلے کو ہار ۔ چنچل چنچلی نار ۔

ٹھمری دھن کھماچ

کاہے کو روکے گیلا چھوڑو چھیڑو نہ کنھائی رے ۔ پکڑو نہ ساری چھوڑو ہٹو دیکھو
مانو موری ہاری چڑیاں کرکائین ۔ چھوڑو چھیڑو نہ کنھائی انترہ مانگت دان جوبن کو ڈگر
مین نت سے پر کے ہو پیا پیار سے بندا سنو نہیں مانے یہ موہن لاکھ طرح سمجھائے
چھوڑو چھیڑو نہ کنھائی ۔

ٹھمری دھن پرج

دیکھو دیکھو نہ مانے شام تیرو رے ۔ سکھی ری کر کر کائین موری لاکھ جتن سے
گروا لگاوے ۔ دیکھو دیکھو نہ مانے رے کر جور جور موری بہیاں مانا پرت ہین لیکا رے کرون
بندا کہت کاہو کی سنت نا ہین ہین نا میرے ۔ دیکھو دیکھو نہ مانے رے ۔

ٹھمری ڈُھن پرچ

موراانچرا پکر گاری دینی رے آلی ری آج بیچ ڈگر مان - ایسو ڈھیٹ لوکت بھر جوری
موراانچرا پکر گاری دینی رے انترہ ہون تو کسی ہوان سے جل بھرنے چلی جات
سکھی ری کت سے سندپیا کیسے کرون منتی کب ہون نہ چھانڈو - موراانچرا پکر گاری -

ٹھمری ڈھن اڈانا

سنو سجنوان جانے دے میکا - کلب ہے کت تم نت نت ہم سنگ لارنا ہین مانونگی
توری اب مین جانے دے میکا انترہ چھیڑ کرت نہین مانے بھر جوری کر گھی لینی بندا
کرون کا مین نت نت کرت ہین ہم سنگ رارنا ہین مانون گی توری اب مین
جانے دے میکا -

ٹھمری ڈھن حمیر

موہے چھیڑت موہن گردھاری ڈگر چلت مین دیکھو دیت گاری انترہ نٹ کھٹ
نشکی لاکھ نہ مانی بندا سنو مین تو رے بلہاری - موہے چھیڑت موہن گردھاری -

ٹھمری ڈُھن اڈانا

کیسے کہ جاؤن رو کے گیلوا - لپٹ جھپٹ کر پکرت دینی جھٹک جھجھوڑ چھوڑ وچھوڑو
بنگری سورک گئین کیسے کہ جاؤن انترہ کان کرت بھر جوری دیکھو سکھی میری سنے
ناہین بندا نا مانے کر پکرت دینی جھٹک جھجھوڑ چھوڑ و بنگری سورک گئین - کیسے کہ
جاؤن روکے گیلوا -

ٹھمری

آئے نہ سیّاں پیا بن پیا کل اتر ہ جب سے پیا پردیس سدھارے سہہ ہون نہ لینی
اری پیادری گئیاں آئے نہ سیّاں اتر ہ دیکھ ترپت ہون تن توگن تم تن
دکھاشے سے پھرون تو سے پیاں آئے نہ سیّاں پیا بن پیا کل

ٹھمری

سوتن سنگ جاگے آئے ہو بہوت بھور بگڑو نہ کہ چھوڑو ہٹو دیکھو انوسرتی ہنگری مورک
نگیں دیتی سہا مرا اتر ہ ایسی ٹھولی پیارے توری سوت بھائی گرانا لاگو چھوڑو
سنا کو چہناٹ موئنیں ہانے یہ کاہو کی اب سندھ کی دوہائی وو گی کرونگی ہینچ سوتن سنگ
جاگے آئے ہو بہوت بھور

ٹھمری بہ اردو

بھرے رنگ سے گگریا ہماری۔ سیّاں ہر رنگ سے چنریا ہماری ستمگر تمہاری
یاد میں ہر وقت ہم تو روتے ہیں ٭ بجائے پانی کے منھ آنسو سے دھوتے ہیں
نہ چین دن کو ہے اور شب کو بھی نہ سوتے ہیں ٭ تمہارے عشق میں ہم اپنی جان کھوتے ہیں
نگاہ جب سے صنم آپ سے دو چار ہوئی ٭ اُسی گھڑی سے میری روح بیقرار ہوئی
تمہاری نازک نظر کا نہ چلا تیر شکار ہوئی ٭ تو ایک چھری ہائے جگر کے پار ہوئی ٭ عوض میں
دل کی لا اتر بیری الفت میں ٭ محال اب ہوا جینا تمہاری فرقت میں ٭ تمہارے غم میں بھی
ہون سب وشت کے دیکھنے میں آتا ہے اسکو حیرت ہے ٭ بھرے رنگ سے گگریا ہماری

ٹھمری

آج رنگیلے رسیا دیکھے مینے + دوڑ جھپٹ گئین پیار کرن کو + چون لاگی انگیا موری ساری بھیجو پہینو آج رنگیلے رسیا دیکھے مینے انترہ ایک تو ڈر موہے ساس ننڈکا دوجے پڑوسن مارن لاگی جھانکت جھکت ہنس ہنس مسکیانی وہ تو نہ جانو کا ہو سے کہہ دینی آج رنگیلے رسیا دیکھے مینے –

ٹھمری

شام گھونگھٹ پٹ کھولے – بھر جورہی ننڈن الیو دمیٹ سکھیری ناحک بدنام کر دہی – بھر جوری –

ٹھمری دادرہ

میکا صور تیا لگے توری پیاری شعر نہ گل سے کام نہ بلبل سے کام ہے مجھکو ہمیشہ ورد زبان تیرا نام ہے مجھکو۔ ترا ہی تذکرہ بس صبح و شام ہے مجھکو میکا صور تیا لگے توری پیاری – کچھ اب تلک نہیں معلوم دلکا حال تمھین + ہمارا دم ہے نکلتا نہیں خیال تمھین – ہو گا کوئی زمانہ میں بیوفا ایسا – میکا صورتیا لگے توری پیاری خدا کے واسطے بولو تو منہ سے اتو ذرا – تمھاری چپ نے تو گویا مجھے بھی قتل کیا + ملاؤ آنکھ نہ شرماؤ جی برائے خدا – میکا صورتیا لگے توری پیاری + ترے سوا نہیں کچھ اور مجھکو بھاتا ہے – ترا خیال مجھے ہر گھڑی ستاتا ہی + نہ چین آتا ہی دنکو نہ شبکو سوتا ہون – میکا صورتیا لگے توری پیاری + خدا کے واسطے مجھ سے تو کیون نہیں ملتا

جفا سے تیرے ترا کون سا قصور کیا۔ جو کچھ قصور کیا ہو تو بخشے سے اللہ۔ [illegible] دور ہیا

ٹھمری دادرہ

دل ناداں کو ہم سمجھا کے جائینگے۔ دل اپنے ستم طوا سے جائینگے، سخت پتھر سے زیادہ ہے ترا دل قاتل۔ ہوئی آسان نہ جانباز کی مشکل قاتل۔ اف رے بیدرد ستم پیشہ و جاہل قاتل۔ نہ کیا قتل گیا چھوڑ کے بسمل قاتل۔ نہ تجھ کو ہم پکارا کیا قاتل قاتل کیسے ہم جیکر کے یہ جیتے جی چرکے وہ کھائے جائینگے۔ دل ناداں کو ہم سمجھا کے جائینگے۔

ٹھمری دادرہ

آؤ آؤ نگریا ہماری۔ پیاسوئی پڑی ہے سیجریا ہماری۔ اہل وفا کو بھول گئے کس خیال میں۔ کیا تم پڑے ہو پھنس کے کسی گیسو کے بال میں۔ بنی جاتی نگریا ہماری۔ پہلے تو دیا اُسے بے آزار سے دل۔ اب دل ہی دل میں کہتا ہوں افسوس ہائے دل۔ کیوں نہ لینی خبریا ہماری۔ تم غیر کے گھر بیٹھ کے دل شاد کروگے۔ ہم کون ہیں صاحب جو ہمیں یاد کروگے۔ یوں ہی بیتی عمریا ہماری۔ مضطر رہینگے ہم تو اسی اشتیاق میں۔ رہتا ہے دل ہمارا تمہارے فراق میں۔ آؤ آؤ نگریا ہماری۔

ٹھمری دادرہ

مزا دیتے ہیں کیا یار تیرے بال گھونگر والے۔ پہلے بھی مجھ سے تکرار ہے تو کرتا ہے کیوں پیارے تیری [illegible] سے یار میرے دل میں پڑ گئے چھالے۔ مزا دیتے ہیں کیا یار تیرے بال گھونگر والے۔ [illegible] سے تیرے [illegible] سے اوس جفاکار۔ دونوں ابروے خمدار ترچھی چتونکے متوالے

بجلی سیر سے دے آہ جاتا تھا وہ رشک ماہ + دیکھا دشمن کے ہمراہ دونوں ہاتھ گلے میں ڈالے
مزا دیتے ہین کیا یار تیرے بال گھونگر والے -

ٹھمری دادرہ

منجھدھار مورین موری بہیان - بجریا مین ناجیون رے انترہ پانچ ٹکے کی
توری دکنیان - لاکھ ٹکے کی نظریا - بجریا مین ناجیون سے منجھدھار مورین موری بہیان

ٹھمری دادرہ حقانی

ترے حسن پہ فدا ہون جلوہ مجھے دکھا دے

جور و جفا ستم سے رنج و غم و الم سے	یارب مجھے چھڑا دے جلوہ مجھے دکھا دے
اک جام ساقی بھر دے متوالا مجھکو کر دے	میخوار و نمین ملا دے متوالا مجھکو کر دے
گلشن مین گر مین ہوتا گلچین سے یوں مین کہتا	اس گل کی بو سنگھا دے جلوہ مجھے دکھا دے
عشق علی ہر دلمین آفت ہو آب و گل مین	راہ نجف بتا دے جلوہ مجھے دکھا دے

ٹھمری دادرہ

ساری رنگا دے گلابی رنگر جوا ساری کی رنگائی تو ہے ہر وا مین دونگی واری
رنگر جوا بلہاری رنگر جوا - ساری رنگا دے

ٹھمری دادرہ

دو پھول جانی لیلو دو پھول جانی لیلو - پھولو نمین پھول چنبیلی چنبا بڑی البیلی گجرے
سہانے لیلو گجرے سہانے لیلو پھولون مین پھول چنبیلی جو ہی بڑی البیلی

گجرے سہانے لیلو گجرے سہانے لیلو دو پھول جانی لیلو دو پھول جانی لیلو ۔

ٹھمری دادرہ

آئی لو کالی گھٹا کہ متوالی گھٹا کالی کالی ۔ بانکے رسیلے تیرے جوبن پہ جاؤن واری
بادل گرجے میگھا برسے سووین دلبر مین پریم پیالہ بھر بھر پیوین نا پریم نگر کا دیس بہاتیا
پلا شراب اب تیرے جوبن کے واری جاؤن قربان واری ہون مین واری واری
آنکھون مین ہے خماری دل کو ہے بیقراری آئی لو کالی گھٹا چھائی کہ متواری گھٹا کاری کاری

ٹھمری دادرہ

آہ ہے مجھے درد جگر نے ستایا آہ ہے مجھے درد جگر نے ستایا میرا پیارا نہین دل آرا
نہین کوئی چارا نہین ہے خدایا ۔ فغان مین آہ مین فریاد مین شیون مین نالون مین
سناؤن درد دل طاقت اگر ہو سننے والون مین ۔ کیا بیچ ہین ہم کروٹین ہر سو
بدلتے ہین ۔ جو چل اٹھتا ہے یہ پہلو تو وہ پہلو بدلتے ہین ۔ اہل بیداد ملا دل کا استاد ملا
پورا صیاد ملا سخت جلاد ملا ۔ سانس بھی تن بسمل مین جو آتے جاتے ۔ اور چرکا دیا
جلاد نے جاتے جاتے ۔ ہائے ہائے ظالم نے رحم نہ کھایا آہ ہے مجھے درد جگر نے ستایا

ٹھمری

چھب دکھلا جا بانکے سانولیا ۔ دھیان لگا مو ہے تورارے ترچھی چتون
نینا رسیلے چال چلت متوالی رے ۔ کارے کرون کت جاؤن سکھی ری
نا مانے جیا مورا رے چھب دکھلا جا

ٹھمری دادرہ

ساونولیا من بھاوو رے بانکو یار - کاہو مین جھجرت کا ہو مین موسے رام ہی رام
کہاوو رے بانکو یار - ساونولی صورت ہرے بہت سماوے بانکو یار -

ٹھمری دادرہ

ہاے سئیان پڑو نہین توُرے پئیان جلاؤ کاہے میکا - پیا پیارے سوتن پر واؤن
واری موہے برہا کی ماری کیون کٹاری کٹاری مورے سئیان بل بل جاؤن
تن من یان بیکل یان ہو رہی یان ہاے سیان برہا کی ماری مین توراکر ونگی لیسے نول
ہمارو ہے جلاے موہے کاہے ترپاے ترساے آئے جلاے
ستاے ہاے سئیان -

ٹھمری دادرہ

دلدار دلارا تن من دھن سب تم پر قربان کرون - خدا کیو اسطے دلدار آجا پہلو مین ترپ رہا ہے دل بیقرار پہلو مین
نہ تیرا وصل ہے ممکن نہ تاب ہے دلکو عجب طرحکا الٰہی عذاب ہے دل کو - گھڑی
گھڑی پل پل دھڑک دھڑک دل دھڑکت ہے دلدار دلارا -

ٹھمری دادرہ

گھٹا چھانڈو ساونولیا بھرون گگری - گئی تھی بجریا مین لینے ہر دہی موری باہے جو بنوا پر چھائی جر دہی
گئی تھی مین پنیان بیارے گگری موے چاتر ساونولیا نے پھوڑ ہی گگری گھٹا چھانڈو

ٹھمری دادرہ

ہوگئی دل کے پار نظر توری - ابرو ہے خنجر کی دھار سے خنجر توری انکھین رسیلی بہت زہریلی ابرو ہے خنجر کی دھار رے گو ہر پیارے سے نینا لاگے پل چھپا سے رے کٹاری خنجر پا توری ہو گئی دل کے پار -

ساون

نرم کلیان رے بالم موری - دیکھو کہین مورک جائے ہونے ہو - جھولا جھولو رے سیان سسری کہین ٹوٹ نہ جائے - نرم کلیان - گوری گوری بہیان ہری ہری چوریان دیکھو کہین مورک نہ جائے - نرم کلیان - ننھی ننھی بوندیان پڑن لاگین جھجت جھجت جیا مورجائے - نرم کلیان

ساون

سیان بگیا مان جھلوا ڈار و رے - آئی ساونکی بہار سیان بگیا مان جھلوا ڈار و رے - سب ہی مل جل جھلوا جھولین رے - دیکھو جو نیا کے اُبھار - سیان بگیا مان جھلوا ڈارو رے - دو سکھی جھولین دو ہی جھلاوین - مور سیان گاوے ملار - سیان بگیا مان جھلوا ڈار و رے -

ساون

پیپرکا پو جون پی پردیس - پیپرے نہین آئے دیس - پی پر بیٹھی ہون دہونی رمائے اور جھٹکائے کیس پیپر کا پو جون پی پردیس - جاؤ سکھی تم ہم نہین جیہے - کینھو جو گنیا کا بھیس پیپر کا پو جون پی پردیس - کا کے ہاتھ چھپیا لکھ بھیجون - کا کے ہاتھ سندیس - او پیا کل نا پڑت ہے راحت من مین اندیس - پیپر کا پو جون پی پردیس -

تمت